جمعہ کے دن سفر کرنے کا اہم مسئلہ

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor:13735 تاریخ: 07-03-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کوئی شخص جمعہ کے دن جمعہ کا وقت شروع ہونے کے بعد شرعی سفر پر نکلا اور جس وقت نکلا اس وقت جمعہ کی جماعت کا وقت نہیں تھا، اس لئے اس نے جمعہ کی نماز ادا نہیں کی اور شہر سے نکلنے کے بعد دورانِ سفر اس کے لئے جمعہ کی ادائیگی بھی ممکن نہیں، ایسی صورت میں وہ سفر کے دوران ظہر کی نماز مکمل پڑھے گا یا قصر ادا کرے گا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین رہے کہ خاص جمعہ کے دن سفر پر روانہ ہونے کے متعلق حکمِ شرع یہ ہے کہ کوئی شخص اگر جمعہ کے دن شہر میں مقیم ہے اور وہ جمعہ کا وقت شروع ہو جانے کے بعد جمعہ پڑھے بغیر سفر پر روانہ ہو جاتا ہے، تو وہ گناہ گار ہو گا، ہاں اگر جمعہ کا دن داخل ہونے سے پہلے روانہ ہو ا یا خاص جمعہ کے دن جمعہ کا وقت شروع ہونے سے پہلے شہر کی آبادی سے بھی نکل گیا، تو اس میں شرعی اعتبار سے کوئی حرج نہیں۔

پوچھی گئی صورت میں جب اس شخص کو اپنے شہر ہی میں جمعہ کا وقت ہو گیا تھا، تو اس پر لازم تھا کہ جمعہ کی ادائیگی کے بعد سفر کے لئے نکلتا، لیکن وہ شخص جمعہ کی نماز ادا کئے بغیر سفر پر چلا گیا، تو وہ شخص ضرور گناہ گار ہوا، اس پر اپنے اس عمل سے توبہ لازم ہے۔

سفر شرعی یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زیادہ کی مسافت کے ارادے سے شہر کی آبادی سے نکل جانے کے بعد جمعہ کی نماز میسر نہیں، تو اس صورت میں اس کے لئے حکم یہ ہے کہ ظہر کی نماز ادا کرے اور چونکہ یہ مسافر ہے، اس لئے اس پر ظہر کی نماز میں قصر کرنا یعنی فرض کی دو رکعتیں ادا کرنا واجب ہے، جان بوجھ کر فرض کی چار رکعتیں پڑھنے کی صورت میں گناہ گار ہو گا اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہو گا جبکہ دوسری رکعت پر قعدہ کیا ہو اور اگر دوسری پر قعدہ بھی نہ کیا، تو اس صورت میں فرض ہی ادا نہ ہوئے اور اس نماز کا دوبارہ پڑھنا فرض ہو گا۔

درمختار میں ہے: ”قال في شرح المنية: والصحيح أنه يكره السفر بعد الزوال قبل أن يصليها ولا يكره قبل الزوال “یعنی شرح منیہ میں فرمایا: صحیح یہ ہے کہ بعدِ زوال جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے سفر مکروہ ہے اور زوال سے پہلے مکروہ نہیں۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 3، صفحہ 44، مطبوعہ کوئٹہ)

خاص جمعہ کے دن سفر کر کے شہر سے باہر چلے جانے والے شخص کے متعلق امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”اگر وہ ٹھیک دوپہر ہونے سے پہلے شہر کی آبادی سے نکل جاتا ہے، تو اس پر اصلاً کچھ الزام نہیں اور اگر اسے شہر ہی میں وقتِ جمعہ ہو جاتا ہے، اس کے بعد بے پڑھے چلا جاتا ہے، تو ضرور گنہگار ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 459، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی ہندیہ میں ہے: ”فرض المسافر فی الرباعیة رکعتان کذا فی الهداية والقصر واجب عندنا کذافی الخلاصة “یعنی چار رکعت والی نماز میں مسافر پر دو رکعتیں فرض ہیں ایسا ہی ہدایہ میں ہے اور قصر ہمارے نزدیک واجب ہے جیسا کہ خلاصہ میں ہے۔

(فتاوی ھندیہ، جلد 1، صفحہ 139، مطبوعہ مصر)

امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جس پر شرعاً قصر ہے اور اس نے جہلاً

پوری پڑھی، اس پر مواخذہ ہے اور اس نماز کا پھیرنا واجب۔"

(فتاوی رضویه، جلد8، صفحه270، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

بہارِ شریعت میں ہے: "مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے، اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصداً چار پڑھیں اور دو پر قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی۔"

(بهارِ شریعت، جلد1، صفحه743، مکتبة المدینه، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

06 رمضان المبارک 1446ھ/07 مارچ 2025ء

دار الافتاء اہلسنت
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.fatwaqa.com کے ذریعے کی جاسکتی ہے